

میں غلطی ہوئی (ن) شاید اس نے مجھے دیکھا نہیں (ح) کیا وہ میرے توبہ کرنے پر سخت خفا ہو گیا؟ (ط) کیا وہ کسی اور خیال میں تھا؟ غرض ایسے بہت سے سبب ذہن میں آسکتے ہیں اور "ساتی کو کیا ہوا تھا" کہہ کر ان سب کا ذکر کر دیا گیا۔  
بعض اصحاب نے کہا ہے کہ یہ مضمون بیگی دختر امیر علی جلاٹرنے بھی بڑی خوبی سے بھی باندھا ہے :

من اگر توبہ نہ کر دے ام اے سر دسہی !  
تو خود ایں توبہ نہ کر دی کہ مرا می ندہی  
یعنی اے سر دسہی ! اگر میں نے شراب سے توبہ کر لی ہے، تو نے تو یہ توبہ نہیں کی کہ مجھے شراب نہ دے گا۔

اسی طرح حزیں کا یہ شعر پیش کیا گیا ہے :  
چہ شد از توبہ اگر دامن خشکے دارم  
پیش ابر کرم پیر مغاں ایں ہمہ نیست  
یعنی اگر توبہ کی وجہ سے میرا دامن خشک ہے تو کچھ پروا نہیں۔ پیر مغاں کا ابر کرم بر سے گا تو میری توبہ اور میرا دامن خشک سب بیچ رہ جائیں گے۔  
حزیں کے شعر کو مرزا کے شعر سے کوئی مناسبت نہیں۔ بیگی کا مضمون یقیناً مرزا کے مضمون سے ملتا جلتا ہے، لیکن اسے مطلع بنانے کے سلسلے میں ساتی یا محبوب کو سر دسہی کہنا سراسر تکلف ہے۔ نیز مرزا نے یہ مضمون پیش کرتے وقت اس میں جتنی خوبیاں پیدا کر لی ہیں، ان سے بیگی کا شعر خالی ہے۔

۲۔ شرح : اب وہ زمانہ نہیں رہا، جب دل اور جگر ایک دوسرے سے الگ الگ تھے۔ اب تو دونوں کو ایک ہی تیر نظر نے چھید رکھا ہے۔ اور دونوں کی حالت یکساں ہے۔

دل کے چھدنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ بے تابی کمال پر پہنچ گئی۔ جگر چھدا تو صبر و استقامت کی قوت نسل ہو کر رہ گئی۔